1932

REGISTERED M A. 785



منتخبات اودھ پنچ

جلد اول

شعر و ادب کے علمی اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین کا بے بہا خزینہ [illegible] یعنی اودھ پنچ کی تقطیع کے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible] محصولڈاک اس کے علاوہ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فاضل برائے فروخت موجود ہیں یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت اور سیاست سے مالا مال ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد [illegible] محصولڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی [illegible] مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

«منیجر»

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ [illegible] اودھ پنچ [illegible] کی طرح [illegible] کی کوشش نہیں کرتا [illegible]

(۲) [illegible]

قواعد و ضوابط

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible] ہے۔

(۲) [illegible] رعایت کی جائے گی۔ [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: جو حضرات خریدار ہیں [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۷ — نمبر ۱۶

مضامین غیر

۵ مئی ۱۹۳۲ء

کسونجی کی جڑ

(نمبر ۴ - [illegible])

کوئی دیکھے ان کے لگاوے کے پھول
کہ ہم تو کسونجی کی جڑ بیچتے ہیں

احکام عید کے عنوان سے قابل مولف صاحب نے علاوہ ادیب مقرر ہونے کے اپنے مفتی ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ یہ احکام شریعت سے جاہل ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور ہر ایک حکم کا مطلب پوچھتے ہیں۔ چوتھا حکم [illegible] ارشاد ہوتا ہے:-

"عیدگاہ میں جاکر عید سے پہلے نماز پڑھے اور خطبہ کو پڑھے۔"

بدقسمتی سے بدون [illegible] مفتی صاحب کی عبارت نہایت منطقی ہے۔ اور صد ہا معنی نکل سکتے ہیں۔

[illegible] فصل احکام کے بعد باورچی شہزادی کا قصہ ہے جو [illegible] کھانا پکانے اور [illegible] گھر کی ایک مثل مشہور ہے "آگ لینے آئیں اور بن بیٹھیں [illegible]" [illegible] مقصد بے حاصل ہے اور صرف یہ سکھانا ہے کہ جس امیرزادی پر انقلاب روزگار کا سایہ پڑ جائے وہ ایک عمر دل امیر آدمی [illegible] کے یہاں نوکری کرنے جائے اور اس کی بی بی کی سوت بنے انشاء اللہ سب [illegible] جاتا رہے گا۔

نسخہ اچھا ہے۔

اس کے بعد ایک [illegible] صاحب کی حکایت ہے۔ اس میں [illegible] کے باکمال خلیفوں پر ناظرین کو افسوس کرنے اور کڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

دلی پر [illegible] اپنے وطن کے خلیفوں کو بھی نہیں چھوڑتے اور انکا نام بھی روشن کرتے رہتے ہیں۔

اس اعتبار سے یہ مضمون برا نہیں۔

نثر کے بعد پھر نظم ہے۔ اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

کیا کہا؟ کیا کہا؟ یہی [illegible] پر الزام
ہوش میں آ [illegible] کلام

[illegible] مصرعہ [illegible] موزوں [illegible] کی طرح ناموزوں [illegible] الزام [illegible] ہو جائے تو [illegible] ہے ؎

کیا کہا؟ کیا کہا [illegible] الزام

اس نظم میں تکرار کو بغیر کسی ضرورت کے ایک [illegible] ہے۔ مثلاً [illegible] ایک مقام پر فرماتے ہیں ؎

اس [illegible] کچھ [illegible] ہے تو آ
جلوہ گاہ [illegible] وحدت کی جولانی دکھا

اس شعر میں جولانی قابل استفسار ہے کہ کس کی [illegible] ہے؟ دل [illegible] کی جولانی [illegible] فلاں شخص جولانی طبیعت کا آدمی ہے یعنی مزاج میں کسی قدر وحشت ہے۔ [illegible] اور کوئی معنی اس لفظ کے نہیں۔ عربی میں محاورہ ہے فلاں [illegible] یعنی فلاں شخص سب کو [illegible] جانے والا ہے۔

جولان [illegible] گھوڑا [illegible] اور گرد پھرنا۔

اہل فارس نے اس میں تصرف کیا اور [illegible] کرکے ایک جعلی مصدر بنا جولانیدن۔ یہ فارسی میں قطعاً متروک ہے اور [illegible] کے وقت بھی [illegible] اگر کہیں [illegible] "اسپ جولان کردن۔ اسپ جولان دادن۔ اسپ جولان [illegible]" [illegible] جولانی [illegible] ہے۔ الغرض اس مقام پر جولانی [illegible] فارسی ہے [illegible] کوئی گنجائش ہے نہ جلوہ گاہ کوئی میدان جس میں وحدت کی [illegible] جولانی دکھائی جائے۔

ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

خود پرستی چھوڑ کر حق پرستی پر [illegible]
[illegible] پا جائیں [illegible]

اگر [illegible] کے درمیان [illegible] تو پڑھنے والا "حق" پڑھتا۔ غالباً شاعر صاحب نے کسی دوست کو سناتے وقت یہ شعر پڑھا ہوگا تو [illegible] "خود پرستی چھوڑ کر ..." آگے [illegible]

حق پرستی [illegible] صاحب [illegible] مراتب فصاحت پر بھی اطلاع نہیں اور [illegible] ہیں نظم [illegible] سے [illegible] اپنا کلام [illegible] نہیں رکھ سکے۔ دوسرے مصرعے میں [illegible] کا فائدہ معلوم نہیں ہوتا [illegible] استعمال [illegible] ہے اور اصل تو یہ ہے کہ پہلا مصرعہ [illegible] اپنے مطلب میں کامل ہے [illegible] دوسرے مصرعے میں [illegible] مطلب [illegible] ہے۔

ایک مصرعے میں [illegible] "اصل" [illegible] نظم [illegible] "اصل" [illegible] ؎

[illegible] زندگی کا فلسفہ [illegible]

اگر [illegible] سے بدل [illegible] ہو جائیں گے۔ اور [illegible] ہو گا کہ مصرعہ صحیح ہو جائے گا شاید کسی منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔

اس نظم میں [illegible] کا فائدہ [illegible] نہیں [illegible] کثرت [illegible] محسنات [illegible] صاحب [illegible] اعتراض کرنے والے کون [illegible]

[illegible] گلشن [illegible] بہار [illegible]

ہر نظم کے بعد نثر ہوتی ہے لہذا اس نظم کے بعد بھی نثر [illegible] ہوتی ہے جس کا عنوان ہے "یتیم بچوں کو دیکھو" [illegible] مقصد اس مضمون کا بہتر ہے لہذا اس کی ادبی غلطیوں سے تعرض نہیں کیا [illegible] "بلبل [illegible]" [illegible] ایک [illegible]

ضرور توجہ کے قابل ہے جو حقیقت سے [illegible] ہے نہ مجاز سے یعنی [illegible] صاحب [illegible] نظم کی نثر کی ہے نہ [illegible] مطلب [illegible] ترجمے میں [illegible] پیدا کر سکے [illegible]

کے بجائے دل میں پیدا ہو جاتا ہے کیا یہ فقرے کسی قسم کا اثر رکھتے ہیں؟ —— خونخوار ابلے وہ کہ جیسے دنیا کی کوئی لذت مجھ سے چھن گئی۔ اس نے اپنی خونخوار نگاہ پر مجھے برسوں تک بے بس رکھا ہے۔"

"اس نے مجھے اپنی پرستش کی قسمیں کھلائی ہیں، اور بادل ناخواستہ اپنی قربان گاہ پر نیم سوختہ ڈالے رکھا ہے۔"

کہیے کچھ دل کو جنبش ہوئی؟ کیا ایسے دو فقرے پڑھ کر بھی آپ کچھ محسوس نہیں کرتے۔ کیا دل پر چھوٹے اور سوختہ یا نیم سوختہ ڈالے رکھنے پر بھی آپ نہیں ہنسیے۔

کسی غیر زبان کی شاعری کی خوبیاں کبھی اپنی زبان میں ظاہر نہیں ہو سکتیں۔ البتہ کسی قدر حسن کا شائبہ اس وقت پیدا ہو جاتا ہے جب مترجم کو نقل بالمعنی کرنے میں اس پائے کے الفاظ ملتے ہیں۔ یہ کوئی دینی کتاب نہیں کوئی تاریخ نہیں۔ کوئی تصنیف نہیں یہ تخیلات اور خصائل نفس ہیں ان کا لفظی ترجمہ بالکل فضول ہے۔ عبارت مقصودہ کی جملہ کیفیات خود سمجھ کر اپنے دل میں بٹھایئے اور لطف تماشائے خود محو ہو کر ادا کیجیے اور اصل مصنف کی فہرست میں نام لکھانے کا گناہ نہ کیجیے۔ اردو شعراء نے فارسی عربی [illegible] مضامین اخذ کیے شعرائے عرب نے ایرانی شاعری کی نقل کی اور ایرانیوں نے برابر عربی شاعری سے استفادہ کیا۔ مگر اس لطف سے کہ پرایا مضمون اپنا بنا لیا اور اپنی زبان کے لطف کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ جس مقام پر قصور و فنا اپنے [illegible] کا احتمال ہوا اس سے احتراز کیا۔

فارسی مصرعہ ہے ؎

ساقی زدست گیر کہ رفتم از ہوش

اس کا ترجمہ ہے ؎

ساقی مرے ہاتھ سے لے کہ چلا میں

ہم سے پوچھیے تو مترجم کا مصرعہ [illegible] زبان میں ہے اور چلا میں [illegible] لطف ہے [illegible] رفتم از ہوش کی بہ نسبت زیادہ [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ اپنا اپنا ذوق ہے [illegible] صاحب [illegible] [illegible]

کرتے ہے حسن ذات کی پرستش چاہیے [illegible] کی تالیف اپنے [illegible] سے شاہکار مضامین کو [illegible] سے ہیں [illegible] اپنی تصنیف کمائے خواب کے [illegible] سے متمتع ہو رہے ہیں۔

ہم اس مضمون کو جتنا آگے پڑھتے جاتے ہیں اتنا ہی کیف بڑھتا جاتا ہے۔

بے بدل مترجم صاحب فرماتے ہیں:۔

"میرے شباب کی تمام رعنائیاں، میرے حسن و جمال کی تمام شادابیاں [illegible] سے کام نہیں نکل سکا [illegible] غرض میری ساری زندگی کا حاصل خالص تو نے چوس لیا۔ تو نے میری ہستی کو کھینچ کر شیرہ کی طرح اس میں سے نکال لیا اور چاٹ گئی۔ اے خونخوار زبان والی ڈائن ......؟"

سبحان اللہ۔ اگر یہی اردو ہے [illegible] مضمون نگاری [illegible] جائز [illegible] کہ عبارت کو [illegible] تو وہ بھی فصیح ہو جائے۔ [illegible] الحق۔ اگر فی الواقع مسٹر [illegible] کا اصل کلام ترجمے کی [illegible] کے مطابق ہے تو ہماری دعا ہے کہ خدا کبھی ان کے نغمات کسی [illegible] کو نہ سنوائے۔

یہیں ایک فقرہ اور مترجم فرماتا ہے:۔

"—— آہ! میری عورت کی رنگینیاں نذر ہو گئیں تری نادیدہ نظروں پر۔"

"نظروں پر نذر ہونے میں جو خوبی ہے وہ ظاہر ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] عورت کی رنگینیوں کا [illegible] اپنے [illegible] اردو [illegible] پیدا ہوتے ہیں اور معنی بجائے خود مشکل اور لطیف ہے۔

نوٹ:۔ باقیدار حضرات کی خدمت میں [illegible] [illegible] [illegible]

ایک دیہاتی مولوی نے گنوار شاگرد کو سبق

لے درویش زیر دست آزار

گرم تا کے بماند ایں بازار

کا مطلب یوں سمجھایا کہ "اے درویش جیسے دستِ ستمگر کے مکو دبایا۔ تجھ کو کب تا گرم رہے پوتری بجریا" گز زبانگیا وہ زبان کا ترجمہ سکے گنوار مولوی کا ترجمہ نگاہوں سے اتر گیا۔ اس لیے کہ بیچارہ مولوی ایک درسی کتاب کا مطلب سمجھانے کی غرض سے لفظی ترجمے پر مجبور تھا، اور نہ جاہل شاگرد غیر زبان کے الفاظ کبھی نہ سمجھتا۔ اصل تو یہ کہ اسنے ٹھیٹھ گنواری زبان میں صحیح ترجمہ کیا۔

(باقی آئندہ)

راقم دربار الادب والانشا

"مورخ" فیض آباد

یہ اخباری رسالہ فیض آباد سے تازہ جاری ہوا ہے۔ چھپائی تو اس زمانے کی معلوم ہوتی ہے جب چھاپے کی مشینیں نئی نئی ایجاد ہوئی تھیں گو کاغذ بھی اچھا ہے اور مضمون بھی اچھے ہیں۔ بحث دیکھ ہے۔ اگر مستند کتب تاریخ سے عمدہ عمدہ مقالات بہ پیرایہ نقل و ترجمہ دنیا میں پیش کیے جائیں تو قومی تمدنی اور اخلاقی اصلاح کے حق میں بکار آمد ہوں۔ اس وقت کوئی رسالہ اس خاص موضوع پر شائع نہیں ہوتا۔ اگرچہ اکثر ادبی رسالے تاریخی واقعات سے بھی بحث کرتے ہیں۔ ان میں بالالتزام ایک عیب بھی ہوتا ہے۔ یعنی جو واقعہ تاریخی اہمیت رکھنے پر بھی اپنے دل کو ناپسند ہوتا ہے اس میں حاشیہ آرائی اور قطع و برید سے کام لے کر ایک بعد پیدا کر دیتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مورخ کے مضمون نگار لکھتے وقت اپنے نفس پر اتنا جبر ضرور کریں گے کہ کسی تکنیک سے غیر اصلی کہانی اور واقعی کو غیر واقعی بنانے کی بھی ضرورت نہ سمجھیں گے۔ ایک مشاہدہ یہی کافی ہے کہ حضور اسلام کی کوئی تاریخی کتاب جس میں پاسداری و نادانی کی آمیزش کا شائبہ نہ ہو۔ اس لحاظ سے ہم کہتے ہیں کہ دنیا میں مستند تاریخ تو موجود نہیں لیکن ایک معتبر ذخیرہ علم مصنف کے لیے صحیح ذخیرہ تاریخی ضرور موجود ہے۔ یہ ذخیرہ صحیح و سقیم کے جانچنے میں اسقدر مدد دے سکتا ہے اور اس سے مستند کتابیں مرتب ہو سکتی ہیں۔ تاریخی واقعات میں ایسی بھی امید رکھنا ضروری ہے جیسی کہ ہم رکھتے ہیں۔ شکر ہے کہ مورخ کے موجودہ مضامین اس عیب سے پاک ہیں۔ امید ہے کہ چھپائی کا نقص آئندہ دور کر دیا جائے گا۔ قیمت سالانہ ۔ مولوی علی اظہر صاحب عابدی اس کے اڈیٹر ہیں۔ دفتر مورخ فیض آباد سے طلب کیجیے۔

"اصلاح" افغانستان

یہ فارسی روزنامہ کابل (افغانستان) سے زیر تحریر و ادارت فاضل دانشمند خان عالیشان حضرت برہان الدین خان کشککی فرائض وطن پروری و خیر خواہی حکومت وظیفہ ادا کرتا ہوا نکلتا ہے۔ افغانستان اہل ہند کا ہمسایہ ہے اور "حق ہمسایہ ماں کا جایا" مثل مشہور ہے۔ اب افغانستان بفضل خدا تہذیب اور حسن خلق کے زیور سے آراستہ ہوتا جاتا ہے۔ اس لیے اہل ہند کو اپنے افغانی بھائیوں سے زیادہ متوحش ہونے کے وجوہ باقی نہیں۔

خود جریدہ "اصلاح" معترض و رسالہ اتفاق پر اکثر نظر رسانی کرتا رہتا ہے۔ ہمیں امید ہے اہل ہند اس ممتاز روزنامہ کا استقبال ٹھنڈے دل سے کریں گے۔

بعض علامتیں شاہد ہیں کہ فاضل مدیر اردو زبان سے بخوبی واقف ہیں۔ اسی لیے ہندستان کے اردو جرائد کے بدلے اصلاح روانہ فرمانے میں سبقت کرتے ہیں۔

اسکی عبارت مشکل نہیں ہوتی اور یہ ہندوستانیوں کے سیاسی خیالات سے متعلق ہے گو اصلی مشکل ہے جو ہندوستانی فارسی زبان سے رغبت رکھتے ہوں انھیں اس کا خریدار بن کر حق اخوت ادا کرنا چاہیے۔ ٹائپ خوبصورت ہے بڑے پیمانے پر چھپتا ہے۔ سالانہ دس شلنگ قیمت ہے۔

جریدہ "قیصر" رنگون کا شکریہ

"قیصر" کی اس کی خبر ہم پہلے ہی دے چکے ہیں کہ یہ اخبار رنگون کا روزنامہ ہے عام سے کہتا ہے جہاں اردو کا نام لینے والے بہت کم ہیں بجز دیگر اوصاف حمیدہ کے یہی وصف ستائش کی پوری گنجائش رکھتا ہے۔ فاضل مدیر صاحب نے اودھ پنچ کی ادبیت پر ایک مضمون لکھا ہے اگر ہماری شان و صحافت نہ ہوتی تو ہم پورا مضمون نقل کر دیتے۔

خلاصہ اس مضمون کا یہ ہے کہ وہ اودھ پنچ کی زبان کو مستند سمجھتے ہیں۔

پنچ صاحب آپ مستند سمجھے اور بعض اہل لکھنؤ فرماتے ہیں کہ ایک بیرونی کی تعریف ہمارے لیے بالکل نہیں۔ لیکن اس وقت اپنی زبان پر بیرونی زبان کو ترجیح دیکے طرز تعبیر مطلب و انشائے عبارت میں بیرونیوں کی تقلید کر رہا ہے۔ ہم نے یہ گناہ نہیں کیا۔ اس وجہ سے ہم ور الزام میں۔ اسی اس پنچ میں ہوتا ہی گیا ہے۔ کیا فارسی زبان۔ زنانی بول چال۔ گیا وہ زمانہ۔ اجی وہی عمل سرا زمانہ جب اودھ پنچ اور مضامین اودھ پنچ پڑھ کر وظیفہ کھا سکتے ہیں کہ ان عجیب القول و الغریب لے ہونے اودھ پنچ کا نام سن لیا ہوگا یا شاید ایک آدھ مشہور مضمون بھی دیکھ لیا ہو۔ حال کے اودھ پنچ میں جو مضامین بقول اہل قلم ہوتے وہ اتنوں نے بھی پیچھے ہونگے تو بہترین معرفت جتانے کے لیے یہ کہیں ذکر کیا کہیں۔ کوئی ہیچ استعمال کا طالب ہو تو یہ سوال کر بیٹھے کہ حضرت ذرا اس مضمون کے جملے یاد ہوں تو سنائیے اس میں کیا خوبی تھی۔ اور ہاں کیا جناب عالی اس کے خریدار تھے بھی۔ فیصلہ بھانپنے کے سوا اگر چار کریں تو ہمارا دعویٰ بڑی بڑائی جواب دیں گے

تو یہ کہیں بابو والد مرحوم نواب سلیمان قدر بہادر کے یہاں سے الگ ہو گئے تھے میں بھی دیکھ لیتا تھا مگر اس وقت میری عمر صرف پانچ برس کی تھی۔ یہ جواب سن کے ہم اتنا سمجھ لیے کہ یہ درحقیقت جناب کے والد ہی تھے۔ یہ اس وجہ سے پوچھا ہوں کہ وہ مرحوم بھی تو نہ تھے۔ اور ادیب ہونے کی حیثیت سے عبارت کی خوبیاں لکھتے تھے۔ آپ میں یہ وصف نہیں۔

بہرحال ہم اپنے فاضل معاصر کے احسان مند ہیں اور آپ سے ہدایت کرتے ہیں کہ ایسی باتیں کہنے سے بدمذاقی معلوم ہوتی ہے لہذا آئندہ پرہیز فرمایئے۔

بنارس۔ کی کی چھپکلی بارہویں نمبر اودھ پنچ [illegible] ۔ ایک جناب [illegible] صاحب آپ نے جو سوال تعلیم کیا ہے وہ [illegible] اس کا اکمال ہو سکتا ہے کہ جناب [illegible] آپ نے مال کا ادھورا [illegible] سو اٹھارہ برس سے جاری ہے کبھی ملاحظہ فرمایا؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو ہم کو بھیجیے ہم خریداروں کے دفتر میں ان کا اسم گرامی تلاش کریں۔ ان کی عنایت کا قابل توجہ کے قابل نہیں اور [illegible] میں ہو تو سکے چھپوا دیجیے۔

نوشابہ [illegible] علی کے نام [illegible] کا خط

(مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۳ء)

ڈھیلے پنجیاں۔ دوسری بات غور کے قابل یہ ہے کہ تم اپنی بی بی کے تیسرے شوہر ہو یہ عورت [illegible] ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اکثر جگہ یہ دیکھا ہے کہ جب عورت یا مرد تیسری شادی کرے تو پہلے کسی گڈے یا گڑیا کے ساتھ نکاح ہوتا ہے تاکہ وہ شوہر [illegible] یعنی شوہر کی جگہ [illegible] تیسرے کا قائم مقام ہو جائے اور [illegible] پورا ہو جائے۔ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ عورت کسی طرح [illegible] تیسرے کے [illegible] پڑتا ہے۔

فارس کی نقل ہے کہ ایک بی بی نے تابڑ توڑ پانچ شوہر کیے پھر بھی بیوہ رہیں۔ چھٹے کی نوبت آئی اور اس کی بھی اجل آئی۔ میاں دم توڑ رہے تھے۔ منکا ڈھل چکا تھا مگر دو بول [illegible] ادھر دم تھا کہ بی بی نے رونا دھونا بین کرنا شروع کر دیا۔ "ہے ہے میاں، مجھ کو کس پر چھوڑے جاتے ہو"۔ ملک الموت نے جواب دینے کی اجازت دے دی۔ شاید بی بی کے [illegible] آگیا۔ بیمار کے ہونٹ ہلتے دیکھ کے بی بی نے کان منھ پر رکھا اور وہی جملہ دہرایا "مرا [illegible]" انھوں نے جواب دیا "بہ شوہر ہفتم"۔

عورتوں کی شریعت کے مطابق اگر ولائتی دلہن کی معنوی شادی گڈے کے ساتھ کر دی گئی تھی تو [illegible] ۔۔۔۔۔۔ دشمنوں کے منھ میں خاک۔

بات میں بات نکلی ہے۔ یہ تو ہم بیوہ مادر بیوہ کے بارے میں فارسی کی ایک مثل ہے۔

"زن بیوہ ثنا خوان شوہر مرحوم [illegible]" کہہ چکی ہیں کہ مجھے حاجی خلیفہ بنے سے محبت یا عشق نہیں ہے میں تو انھیں سب سے بڑا آدمی سمجھتی ہوں اس وجہ سے احترام کرتی ہوں۔ جب کہ وہ بیوہ بھی [illegible] محبت بھی نہیں ہے تو خدانخواستہ کہیں ثناخوانی شوہر اول نہ شروع ہو جائے یہ ڈر ہے۔ لے دے کے کہیں تمھارے بڑھاپے کی غلطی کر دی تو پہلے شوہر کی ثناخوانی پر تمھیں ابھارا تمھاری دو دن کی زندگی اسی کھیڑے میں پھنس جائے گی۔ احترام ہوتا ہے محفل مجلس میں وہ خلوت میں کچھ کھینچا جاتا ہے۔ اور عورت کی ہچکیاں جو گردوں میں ڈالتی ہے وہ پیر کے ناخنوں سے بھی نکلتی ہے۔

زن کی [illegible] میں تم نے اپنی دولت کی [illegible] ہو سکا ہوا۔ [illegible] اور اس وقت انھیں اپنے پہلے شوہروں میں سے وہ شخص یاد آگیا جس کے مرنے [illegible] ایک جھاڑی کی جھنڈی کی داستان تھا۔ انھوں نے لذت کے درخت کو جڑ پیڑ سے اکھاڑنے والی ایک ٹھنڈی سانس بھری اور فرمایا۔

[illegible] میں منڈھا میں بازار افغانستان کے لے جب سے مجھ کو بمبئی میں رہنے کی عادت نہیں تو جانو اسی وقت والاجس اور مکیسو میں جنگ شروع ہو جائے گی یا نہیں؟ یا تمھارے عزیزوں نے اڑ گئے ہوئے ٹکال بتلا بتلا کرتے ہوئے گولات کے بچے اور شاسی کا زور دیکھ کے انھیں کس کی اصلی کمال یاد کھینچا یا ڈل یاد آگیا اور آوے کے انھوں نے منھ پھیر لیا۔ دو چار موتی آنکھوں کا بھی سے گرا دینا تو عشق تلخ ہوگا یا نہیں؟ ایک جوان دوست دل کے آثار پڑھائے سے غم دانت نہیں لگتے ہو کہ تم انھیں اسلامی ہوا خلافت بازار کے لکڑی کے بچے ہو گے۔ اور وہ اس بارے میں تمھیں دیکھیں۔

اطلاع عنہ حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۹۳۳ء آگرہ

[illegible]

نمبر [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اصل	۹۲	۰	۰
خرچہ نالش	۲۰	۵	۰
سود بابت [illegible]	۴	۶	۲
سود بابت خرچہ [illegible]	۸	۱۱	۲
میزان	۹۳	۸	۰

[illegible]

تفصیل جائداد

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۲۴۵ و ۲۴۷	۲۰۔ [illegible]
[illegible]			[illegible]

ہی کسی ہائیکورٹ یا چیف کورٹ سے شفاعت کس کی کرینگے
اخبار ہی سے معلوم ہو کتنا دخل رکھتے ہو اور جو انھیں
سمجھا ہوگے۔ ابھی ایک پادری یا ججی یا ابھر پڑے تو
قلعی کھل جائے۔

اب صاف صاف یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ بھی
حاکموں تک پہنچنے اور ان کے دل میں رسوخ
پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے کہ ہندوستان
کے حاکم تو ضرور تمھیں اپنی برادری والا سمجھنے لگیں گے
کوئی انگریز لندن میں کسی انگریز سے نہیں رہتا۔
اگر ہندوستان میں ایسی دیسی گوری یا حبشی عورت ہو
یا کوئی ایسے حاکموں انگریز پڑے بیٹھے
تو ... سے حاکموں پر آنکھیں نکال سکتا
ہے۔ اور حاکم صاحب اس الزام کے
خوف سے بیٹھو جلائی ہو جائے ... ہیں
یا ہندوستان کا فیصلہ تب پاس نہ کیتے۔
تمہاری ہو تو تمھیں [illegible] ہی گلی پست
ولد اصل نسل کی لندن میں ہی جلا
ان کا پاس کیوں نہ کیا جائے گا۔

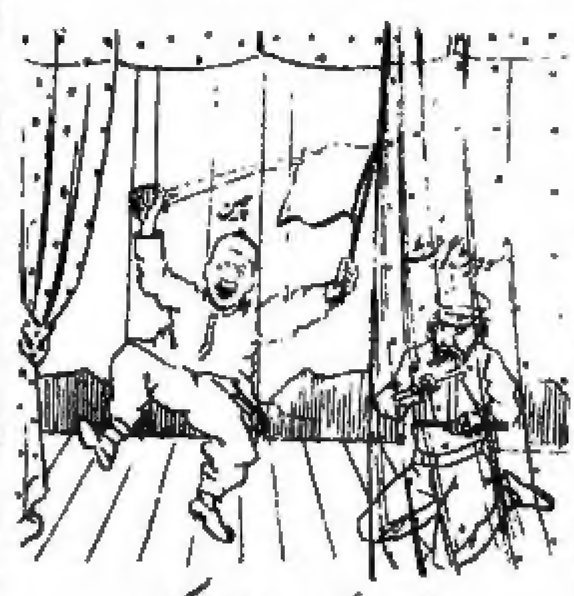
ہم نے اخبار سنا گیا ہے کہ ایک تعلقدار
تھے اصل میں حرامی اور جن کے مقابلہ
پر مقدمہ ہو رہا تھا وہ تھے جائز
اولاد بس انھوں نے جھٹ ایک
انگریزن سے شادی کر لی۔ اس انگریزن
نے جاکے بڑی کچہری کے حاکم سے کہا
میرا شوہر مفلس ہے۔ مقدمہ ضرور
اصلی وارثوں کے حق میں فیصل ہوگا۔ بتائیے
پھر میں کہاں سے کھاؤں گی؟۔

یہ حیلہ وسیلہ ایسا کام آیا کہ حاکم صاحب نے
بلکہ تمام انگریزوں نے مل کے ان حرامی صاحب
کو تعلقدار بنا دیا۔

(۵) ہمارے بیٹے جب تم بات بات میں اپنی بہادری
کے بچے پڑھتے ہو تو ہمیں ہنسی آتی ہے۔ اگر آخر بہادری
کہاں کی بیٹھی [illegible] ہے وہی [illegible] ہے
بیٹھا بیٹھا [illegible] سلک [illegible] کیا۔
یہی کیا بہادری ہے کہ خوف کا نام [illegible]

دیکھا جو کر یہ حجیکانہ صاحب نے کتاب ہے۔ اپنے
شوہر میاں شوہر سے پیار نہ ہو کر بہادری کا دعوے سن کے
لگ امتحان بہادرہ ہو جائیں تو "خبر" ہمیں ہی بیٹھا
کرنا پڑے۔ مزا تو یہ ہے کہ اپنے ساتھ ہی بیچاری
نئی دلہن کو بھی "بہادر بیوی" کا خطاب ملے تو خوب!
پھر تم بہادر جیسی ہی دوسری ہوں گی۔ بہادر پولیس
کے بچے ہی میں تو نکلتے ہیں۔ گئے تو [illegible]
پھر [illegible] بہادر تھے ذرا اکیلے نکلے ہوتے۔

(۶) اور ہاں سنو تو یہ تمہاری کیا بڑی عادت ہے
کہ ہمیشہ سے اپنے گنہگار نفس کو رسول اللہ کے



ڈورے کے بل پر ناچنے والا کھلونا

سنت بجا لاتے ہو۔ کیا انھوں نے اٹھاون برس کی
عمر میں شادی کی تھی تو تم بیاسے ستر برس کے سن
میں دو لطائیوں کا [illegible] آج کل ہو اللہ کا حکم
سے ہوا۔ کہاں وہ کہاں تم۔

ذرا اپنی حرکتیں تو دیکھو تم تو اسلام کے کھلونے
ہو۔ ان کے خوش کرنے کے لیے [illegible]
[illegible] کہتے [illegible]
[illegible] مگتے ہو۔

بس ایک ہی بات دل شک رہ گئی کہ
[illegible] یا اگلی بیچاری [illegible]

عبادت اور جو کچھ بھی اختیار کرنے کے قابل ہے۔
خدا سے ڈرو تمہارا سگا بچا اس خاوندی کو فرض
قرار دینا جائز کرتا ہے۔ خدا جانے کہ اس نے کس
بنا پر یہ کہا۔ مگر وہ فرنگی عمل میں رہ چکا ہے۔ [illegible]
جائز شادی کرنا جائز نہ کہے گا۔ اگر یہ شادی
بیچ بیچ ناجائز ہے تو گے اختروں سے بھی کہہ دو کہ
معاذ اللہ ...... بھی ناجائز شادی کی تھی۔
(دیکھنے والے کے منہ میں خاک) میں بھی سوچتی ہوں
کہ آخر کیوں عقد ناجائز ہے تو سمجھ میں نہیں کھلتا۔ یہ
ظاہر ہے کہ ان سے اور تم سے کوئی عزیزداری
پہلے تھی نہ وہ کسی کے عقد میں تھیں
نہ یہاں وہ کسی کی بہو بیٹی تھیں۔ ہاں
یہ ہو سکتا ہے کہ "عقد" [illegible] کے دن
[illegible] نہ ہوں۔ یا میاں زاہد
انھیں مشرک سمجھتے ہوں۔ زاہد میاں
ایک نیک صاحبزادے ہیں ان کی
جانب کوئی بدگمانی نہیں ہو سکتی۔ وہ
عورت نہیں جو ان کی جگہ پردہ کی
عورت کو دیکھ نہ سکیں۔

ان کا یہ کہنا بھی چیستاں ہے کہ "اب
میرا عقد [illegible] مشکل سے ہوگا" خدا
جانے کون سی گتھی ان کے دل میں ہے
جو منہ سے نکال نہیں سکتے۔ حالانکہ
شریعت میں [illegible] ہے کی ... اگر جائز
ہو [illegible] شرعی [illegible] ان کے پاس ہے
تو کیوں صاف صاف نہیں کہہ دیتے۔ اور دنیا کو
دھوکوں میں ڈالتے ہیں۔
خیر کچھ آج نہیں تو کل تمام عقدے کھل جائیں گے۔

اور اگر وہ اس بے جوڑ شادی کو ناجائز ثابت کر سکے گی تو پھر تمہاری لیڈری میں مزید بارہ چاند لگ جائے گا۔

(باقی آئندہ)

راقمہ۔ بوا شیبن

سلطان مطلق یعنی ڈاک خانہ

اللہ ری نازکی صنم جامہ زیب کی
بار گراں ہے چیٹ پہ کرتی گریبان کی

بڑی حیرت ہے کہ قانون اس لیے بنتا ہے کہ وقت پبلک کے آرام و سہولت کا لحاظ رکھا جائے۔ اگر دیکھا جائے تو سلطان پوسٹ آفس اللہ اللہ ... آزادی کے ساتھ اپنے احکام نافذ فرماتے ہیں اور محصول ایسا لیا اور کم لگتا۔ پوسٹ آفس کی اس پر کوئی حد نہیں ہوتی یہ کوئی نہ کہے کہ محصول پورا چسپاں ہے۔ پوسٹ آفس میں تو زیادہ محاصل میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ ہم کو بجائے ... اور وہ تنخواہ اگر اسی کے محصول ہو جانے کی خبر کا غذوں میں پڑھتے ہیں تو سوال کیا ہے کہ کس قسمت کا ہے جہاں سے محاصل نہ دینے کی دعا کی۔ گر اس وقت بھی صرف اپنے مطلب کی بات کہنی ہے یعنی محصول کی کمی کا ذکر ہے یعنی ایک نیا طریقہ ان لوگوں کی ناک میں دم کیا جاتا ہے جو بغیر پوسٹ آفس سے وفود کا کام ہوتا ہے۔ خیال کے طور پر اخباری کا غذ بک کرنے کا مسئلہ لیجیے۔ کہا گیا کہ اگر اس پر ٹکٹ لگا دو اور جسٹرڈ نمبر یا پتے کے سوا کچھ نہ لکھو ہم نے کہا اچھا کچھ نہ لکھیں گے۔ کہا گیا ٹکٹ کے دونوں طرف سے کھلی رہنی چاہیے۔ ہم نے کہا آمنا۔ مگر پھر ارشاد ہوا کہ ٹکٹ دو کوروں سے الفت ہی کر دیں گے تاکہ کھلے پلیٹ صاحب کو ... دونوں کھلے رہیں صرف ایک پوری سی چٹ چسپاں کی گا دیں گے کہ جب کوئی اشتہار ہو تو پیکٹ ہی چاہیے جس پر جالی کے بچو دیکھے نام اور پتے کا بھر ... سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔

... ہو گئے اسی طرح پر چہ روانہ ہوتا رہا۔ چار پانچ ہفتے ہو سکے پرچے امرت سر روانہ ہوا کرتے تھے وہ بیرنگ واپس ہونے لگے۔ شاید اور کوئی عام تنازع کی حس نہیں۔

واپس بیرنگ۔ ۸ پیسے کا ٹکٹ لگتا ہے۔ کوئی بے ضابطگی بھی بظاہر نہیں معلوم ہوتی۔ کوئی فقرہ کہا ہوا کاغذ بھی اس کی حد میں نہیں ہے۔ پھر بیرنگ جو سمجھ میں نہ آئے۔

بیرنگ کے یہ معنی ہیں کہ ٹکٹ کے سب قاعدے ... چپکائی گئی جو ... بے ضابطہ ہے۔

شکور صاحب ویدک کیمپ کا کاغذ بھی منگوایا۔ اس طرح لگایا گیا کہ آسانی سے جناب ممبر صاحب جناب ساڑھ صاحب۔ جناب پوسٹ ماسٹر صاحب اس کا مطالعہ فرما سکیں اور بعد مطالعہ چند اوراق کم ہو جائیں تو بھی مرسل الیہ کے حوالے کر دیں۔ امرت سر کے پوسٹ آفس والے غالباً اس بھید کے ہیں ہیں کہ جو جابات کاغذ کے متعلق یہ ہے کہ ہر یہی قائم ہوتے ہیں۔ بوضاحت بے اثر ہے۔ ان تین طرف سے بند ایک طرف سے کھلے ہوئے ہیں جہاں اب جو چوتھی طرف سے کھلا ہوتا ہے ۔ ارادہ ہے کہ عنقریب کچہری کے ذریعے ان پوسٹ آفس صاحب کے خلاف چارہ جوئی کی جائے۔ اگرچہ حضرت سلطان کے مقابلے میں نقصان کی امید ہو رہی ہے لیکن یہ بونس بیرنگ کر دینے کی دو باہر جائیں گے تو کچھ بھی ہو جائے گی۔

خیال کرنے کی بات ہے کہ بند ... کہ پھر دیتے ہیں نہ یہی قصہ پولیس کو زحمت بھی ہے نہ ڈاک خانے والوں کو کر دیجیے ہم بالکل ننگ ... ہیں۔ حضرت ... دوسری جگہ بھی ... ہے وہ بھی کس طرح ... کا کاغذ اپنے ... سلطان مطلق ہے گر غریب ہے پبلک ... بڑی دقت ... جو ... کے ہاتھوں نازل ہوئی ہے کہ وہ ... ناچار ... جانے پر آمادہ ہو گئے ہیں اگر کاروبار ... تو شرط نہ کہہ سکتے ہوں گے اور سلطنت سلطان مطلق

نہ ہونا لیتے ہیں نقصان نہ پہنچانا وہ خود کہتے۔ ہمارا صبر و ثواب۔

قسم کھانے کے لیے

لوگ کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں پچھلے زمانہ گزرے ہوئے کے ایک زنجیر لٹکتی رہتی تھی اس کا خاصہ یہ تھا کہ جو دار خائن کے گلے میں قسم کھاتے وقت لپٹ جاتی تھی ایک شخص نے دوسرے سے چند اشرفیاں قرض لیں اور پھر لکھا سوا یہ قسم کھانی تھی چونکہ ... اشرفیوں کے خول ہیں اتنی ہی اشرفیاں رکھیں اور قسم کھائی کہ اشرفیاں تمہارے والے کر دیں گی۔

اے بھائی جیسے قسم کھاؤ اس وقت بھی اس سوئی کا اپنے ساتھ رکھو ... زنجیر مقام کے ہاتھ سے دعا یا ... ہی کے اس شخص کو جتنی اشرفیاں قرض لی تھیں دے دی ہیں ... قسم بھی سچی ... زنجیر نہیں ... لپٹی۔ ... کہ حکومت ہند ... پولیٹیکل قیدی کا اقرار کرتی ہے۔ ایک سال گیا یا قول ہے کہ چالیس ہزار کی تعداد سے جتنے قیدی تھے ہیں وہ چھوڑ دیے جا چکے۔ کیونکہ وزیر ہند نے کہا تھا کہ پولیٹیکل قیدی چالیس ہزار ہیں۔ پنڈت مالوی صاحب نے بتایا تھا کہ نہیں ساڑھے ساٹھ ہزار سے کم زیادہ ہیں۔ قیدی آزاد کرنے کے بعد قسم کھاتے ہو۔

ہمدم جدید

ملک کا مشہور و آفاق روزانہ اخبار ہے جس کے لیے تمام ملک سے خبریں حاصل کرتے ہیں اور جیسے مشاہیر اہل قلم اس کے مضامین اور اصول صحافت پر مرتب کرتے ہیں ہندوستان اور اسلامی دنیا کے صحیح حالات یورپ و امریکہ کے حیرت انگیز واقعات اور علمی ترقیاں اس کے صفحات پر چھپ رہی ہیں۔ ہمارا آپ کو نظر طلب کیجیے۔ ہمارا دعویٰ ہے آپ اسے بہت دلچسپ اور مفید پائیں گے۔ قیمت سالانہ ... ہمدم جدید ہست مستقل ہے۔ ... تمام جو اسے ... ہندوستان عام ... اخبار پڑھا جاتا ہے۔

منیجر ہمدم جدید لکھنؤ



آستینوں کا مناظرہ

حکومت: مجھے آستینیں چڑھانے پر قدرت ہے- یاد رکھو

انڈیا: وہی ایسی قطع قرار رکھا ہو

پبلک: آستینیں چڑھانا کچھ مشکل نہیں- ہم جیل جانے کے لیے آستینیں چڑھاتے ہیں


Established
1839
زیر سرپرستی حضور نظام
خلد اللہ ملکہ
بلڈنگ
کا افتتاح حضور نظام نے فرمایا
اور سرپرستی قبول فرمائی
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
شاخ
قنوج
حیدرآباد دکن
دہلی
فہرست مفت طلب فرمایئے

شائقین اودھ پنچ

(۱) اودھ پنچ [illegible] کیا ہوگا۔

(۲) [illegible] جو [illegible] دی جائے گی۔

(۳) [illegible] حساب [illegible] کمیشن [illegible] صاحب کو دیا جائے گا۔

کسی حالت میں بھی [illegible] واپس نہ لیے جائیں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

عدیم روحانی
معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ روا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کو محفوظ رکھنے بلکہ گلے سے جملہ سُر کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوریوں کا نقشہ آپ کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کی آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انہیں سے نقل کی گئی ہیں بعض کا گر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اصلی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا اور نہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا مرتبہ [illegible] کتاب [illegible] حصہ نے [illegible] اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان [illegible] قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ